Digitized by Khilafat Library Rabwah

50

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
فون نمبر ۹۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ یُؤۡمِنُ بِرَبِّہٖ ۔ یُبَشِّرُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم بدھ
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ ۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۹ امان ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۹ مارچ ۱۹۷۵ء ۔ نمبر ۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

کل بھی چکروں کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۱۹ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

گلے میں تکلیف رہی ۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی

احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا اور محترم نواب صاحب موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمروں میں بہت برکت ڈالے ۔

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں ۔ احباب سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

تقریری مقابلہ

بعنوان

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول ؐ"

۲۳ مارچ بروز اتوار صبح دس بجے مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور کے زیرِ انتظام ضلع لاہور کے اطفال کا ایک تقریری مقابلہ بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسول ؐ" ہو رہا ہے ۔ تمام خدام و انصار سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر اس کی رونق کو بڑھائیں ۔

(ناظم اطفال الاحمدیہ ضلع لاہور)

جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم

۲۶ امان / مارچ بروز بدھ یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقرر کیا گیا ہے جماعتیں اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ بیان کرنے کی غرض سے شایانِ شان جلسوں کا اہتمام کریں اور ان جلسوں کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائیں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حقیقت کو پانے کے لئے صبر اور ثابت قدمی کیساتھ پاک صحبت میں رہنا ضروری ہے

جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ نہ صرف اس کو پالیتا ہے بلکہ دیکھ لیتا ہے

"اسلام ہے کیا؟ اسلام کا تو نام ہی اللہ تعالیٰ نے فطرت اللہ رکھا ہے ۔ فطرتی مذہب اسلام ہی ہے مگر ان باتوں کی حقیقت کب کھلتی ہے جب انسان صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ کسی پاک صحبت میں رہے ۔ ثابت قدمی میں بڑی برکتیں ہوتی ہیں ۔ شہد ہی کی مکھی کو دیکھو کہ جب وہ ثابت قدمی اور محنت کے ساتھ اپنے کام میں لگتی ہے تو شہد جیسی نفیس اور کارآمد شئے تیار کر لیتی ہے ۔ اسی طرح پر جو خدا کی تلاش میں استقلال سے لگتا ہے وہ اُس کو پالیتا ہے نہ صرف پالیتا ہے بلکہ میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ اُس کو دیکھ لیتا ہے ۔ ارضی علوم کی تحصیل میں کس قدر وقت اور روپیہ صرف کرنا پڑتا ہے ۔ یہ علوم رُوحانی علوم کی تحصیل کے قواعد کو صاف طور پر بتا رہے ہیں ۔ ہمارا مذہب جو رُوحانی علوم مبتدی کے لئے ہونا چاہئیں یہ ہے کہ وہ پہلے خدا کی ہستی ، پھر اس کی صفات کی واقفیت پیدا کرے ایسی واقفیت جو یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے تب اللہ تعالیٰ کی ذات اور اُس کی صفاتِ کاملہ پر اس کو اطلاع مل جاوے گی اور اس کی رُوح اندر سے بول اُٹھے گی کہ پُورے اطمینان کے ساتھ اُس نے خدا کو پالیا ہے ۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا ایمان پیدا ہو جاوے کہ وہ یقین کے درجہ تک پہنچ جاوے اور انسان محسوس کر لے کہ اس نے گویا خدا کو دیکھ لیا ہے اور اُس کی صفات سے واقفیت حاصل ہو جاوے تو گناہ سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت جو پہلے گناہ کی طرف جھکتی تھی اب ادھر سے ہٹتی اور نفرت کرتی ہے اور یہی توبہ ہے ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۳)

پبلشر :۔ مسعود احمد خورشید پرنٹر :۔ سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹؍ ماہ امان ۱۳۴۶ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل محبّت اور اس کا ایک بُنیادی تقاضا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو اللہ اور رسولؐ سے محبّت کرنے کا ہی حکم نہیں دیا ہے بلکہ ضروری قرار دیا ہے کہ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ انہیں اتنی شدید محبّت ہونی چاہیئے کہ اس کے مقابلہ میں ہر دوسری محبّت ہیچ نظر آئے یعنی یہ کہ تمام دوسری محبتیں اللہ اور رسولؐ کی محبّت کے تابع ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التوبہ کی آیت ۲۴ میں مومنوں کو مخاطب کر کے واضح فرمایا ہے کہ اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں یا تمہارے خاوند اور تمہارے رشتہ دار اور تمہارے کمائے ہوئے اموال اور تمہاری سوداگریاں جن کا بگڑ جانا تمہیں گوارا نہیں اور تمہاری دل پسند حویلیاں اور دوسری جائیدادیں تمہیں خدا اور اس کے رسول سے اور خدا کے راستہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہیں تو تم کو خدا سے کوئی محبّت نہیں۔ ایسی صورت میں تم خدا کے عذاب کا انتظار کرو۔

اس سے ظاہر ہے کہ ایک سچے اور حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اس کی نگاہ میں ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہو۔ لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ کا ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہونا محض زبانی دعوٰی سے ثابت نہیں ہو سکتا، یہ ثابت ہوتا ہے صرف اور صرف عمل سے۔ یہ عمل ہی بتاتا ہے کہ آیا کسی شخص کو اللہ اور اس کا رسولؐ ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہے یا نہیں۔ اگر محض زبانی دعوٰی ہی کافی ہوتا تو خدا تعالیٰ منافقوں کی زبان سے ادا ہونے والی ایک سچّی بات کو سچّا تسلیم کرنے کے باوجود منافقین کو جھوٹا قرار نہ دیتا جیسا کہ وہ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ (المنٰفقون آیت ۲)

(اے رسول!) جب تیرے پاس منافق آتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ تُو اللہ کا رسول ہے اور اللہ جانتا ہے کہ تُو اس کا رسول ہے مگر (ساتھ ہی) اللہ قسم کھا کر گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کو اسی لئے جھوٹا قرار دیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا محض زبان سے اقرار کرتے تھے عمل ان کا اس کے خلاف ہوتا تھا۔ پس اصل چیز عمل ہے نہ کہ محض زبانی دعوٰی۔ اسی لئے محض زبان سے یہ کہہ دینا کہ اللہ اور رسولؐ مجھے ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہے اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا تاوقتیکہ اس زبانی دعوٰی کا اپنے عمل سے ثبوت مہیا نہ کیا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر دعوے کے بعض عملی تقاضے ہوتے ہیں جب مدعی عملاً ان تقاضوں کو پورا کر دکھاتا ہے تب ہی وہ اپنے دعوے میں سچّا ثابت ہوتا ہے۔ اگر عمل دعوے کے برخلاف ہو تو ایسے متضاد عمل سے دعوٰی از خود باطل ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اب جہاں تک اللہ اور اس کے رسولؐ کو ہر ماسوا سے زیادہ محبوب سمجھنے کا تعلق ہے یہ امر ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ اور رسولؐ کی راہ میں ہر دوسری چیز کو وقت آنے اور ضرورت پڑنے پر قربان نہ کر دکھایا جائے۔ اگر ایک انسان زبان سے یہ کہتا رہے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ اسے ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہیں لیکن ان کی راہ میں جب مال یا جان یا وقت یا عزّت پیش کرنے کا سوال ہو تو وہ اسے پیش کرنے میں پس و پیش سے کام لے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اسے اللہ اور اس کا رسولؐ ہر ماسوا سے ہرگز بھی زیادہ محبوب نہیں ہے، وہ اپنے اس دعوٰی میں یقیناً جھوٹا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی بشارت اسی لئے ملی کہ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا تھا کہ وہ رَضُوْا عَنْهُ کے مصداق ہیں۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عملی نمونہ سے خوش ہو کر فرمایا :-

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ (الاحزاب آیت ۲۴)

یعنی ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اُس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دکھایا۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا (یعنی راہ خدا میں جان دیدی) اور بعض ایسے ہیں جو انتظار کر رہے ہیں (کہ وقت آئے تو وہ بھی اپنے آپکو قربان کر دکھائیں) انہوں نے اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل نہیں آنے دیا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ سے باندھے ہوئے صحابہ کرام کے جس عہد کا ذکر ہے وہ اس حقیقت ہی کا آئینہ دار تھا کہ اللہ اور اُس کا رسولؐ انہیں ہر ماسوا سے زیادہ محبوب ہے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر ماسوٰی کی محبّت کو عملاً قربان کر کے ثابت کر دکھایا کہ وہ اللہ اور رسولؐ کے ساتھ سب سے زیادہ محبّت کے دعوے میں سچے ہیں۔

حقیقت یہی ہے کہ محبّت کا دعوٰی اور شئے ہے اور حقیقی محبّت اَور شئے ہے۔ حقیقی محبّت میں محض دعوٰی ہی نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی عمل اس کی تصدیق کر رہا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ محبّت کے دعوے اور حقیقی محبت کے باہمی فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"کامل محبت کی علامت یہ ہے کہ انسان اسکی خاطر ہر ایک چیز کو قربان کر دے اگر اس بات کیلئے وہ تیار نہیں تو منہ کی باتیں اس کیلئے کچھ بھی مفید نہیں۔ یُوں تو ہر شخص کہہ دیتا ہے کہ مجھے خدا سے محبّت ہے اور اس کے رسولؐ سے محبّت ہے، بلکہ مسلمان کہلانے والا کوئی بھی شخص نہیں ہوگا جو یہ کہتا ہو کہ مجھے خدا اور اُس کے رسولؐ سے محبّت نہیں ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس اقرار کا اثر اس کے اعمال پر اسکے جوارح پر اور اس کے اقوال پر کیا پڑتا ہے۔ وہ لوگ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنے آپ کو سرشار بتاتے ہیں اور آپؐ کی تعریف میں نعتیں پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں بلکہ بعض تو خود بھی نعتیں کہتے ہیں آپؐ کے احکام کی فرمانبرداری کی طرف انکو کبھی توجہ نہیں ہوتی . . . . غرض محبّت کا دعوٰی اَور شئے ہے اور حقیقی محبّت اَور شئے ہے۔ قرآن کریم بتاتا ہے کہ انسان اُس وقت تک سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ عملاً خدا تعالیٰ سے ایسی محبّت نہ کرے کہ اس کے مقابلہ میں نہ ماں باپ کی محبّت ٹھہر سکے، نہ بیٹوں کی محبت ٹھہر سکے، نہ بھائیوں کی محبّت ٹھہر سکے، نہ بیویوں کی محبّت ٹھہر سکے، نہ قبیلہ اور قوم کی محبّت ٹھہر سکے۔" (تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۲۷ مطبوعہ ۱۹۶۲ء)

الغرض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کامل محبّت کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ کوئی دوسری محبّت اس کے آگے ٹھہر نہ سکے اور ایک مومن اپنی جان اپنا مال اپنا وقت اور اپنی عزّت یعنی اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے اور اگر ضرورت پڑے تو اپنی ہر شئے سے انشراح صدر اور بشاشت قلب کے ساتھ دستبردار ہو جائے۔

خداوندا اب ایسی زندگانی چاہتا ہوں

تمہیں کس نے کہا ہے شادمانی چاہتا ہوں
مری جاں سوزِ غم ہائے نہانی چاہتا ہوں

بہا دے بارِ عصیاں جو خس و خاشاک کی صورت
کچھ ایسی اپنے اشکوں میں روانی چاہتا ہوں

سکونِ زندگی پاتا ہوں اپنے دیدۂ تر سے
غمِ پنہاں برائے شادمانی چاہتا ہوں

مجھے ہرگز نہیں کوئی توقع اہلِ دنیا سے
کرم تیرا فقط اے بے ہمہ جانی چاہتا ہوں

تری ہی یاد سے معمور ہوں شام و سحر جس کے
خداوندا اب ایسی زندگانی چاہتا ہوں

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ

(مکرم حافظ مظفر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

صادق الاخیار، نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:۔

اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ
اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ

کہ صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے۔ ہدایت پا جاؤ گے۔ بلاشبہ حضرت عمرؓ ان روشن ستاروں میں سے تھے جو آج بھی آسمان اسلام پر چمک رہے ہیں اور جن کی روشنی میں ہزاروں بھولے بھٹکے راہ پا رہے ہیں اور جن کی چمک دمک آج بھی دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔

ہاں وہ عمرؓ جس کی شان و شوکت اور عظمت و سطوت سے قیصر و کسریٰ بھی مرعوب تھے۔ جس کے نام کی ہیبت سے سرزمین عیسائیت لرز اٹھتی تھی جس نے اپنے زمانہ خلافت میں نقشۂ عالم کو بدل کے رکھ دیا اور آپ کے زریں دور میں اسلامی حکومت کی حدیں چین و اناطولیہ، تیونس اور شمالی افریقہ تک جا پہنچیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں وہ عمرؓ جن کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

(۱) ہر امت میں ایک محدث گذرا ہے اور میری امت کے محدث عمرؓ ہیں (ترمذی)

(۲) اسی طرح فرمایا "میں عالم خواب میں جنت میں داخل ہوا تو ایک سونے کا محل نظر آیا۔ فرشتوں سے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ جواب ملا۔ "قریش میں سے ایک نوجوان کا" میں نے سوچا شاید وہ نوجوان میں ہی ہوں۔ پھر پوچھا وہ کون نوجوان سعادت مند ہے؟ انہوں نے کہا "عمر بن خطاب"۔

(۳) فرمایا شیطان عمرؓ سے دور بھاگتا ہے۔

(۴) "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتے"۔

(۵) "میرے بعد حق عمر کے ساتھ ہے"

(۶) اور ابن مسعودؓ نے فرمایا اگر زمانہ کے ایک ایک پلڑے میں تمام زمین کے زندوں کا علم رکھا جائے اور دوسرے میں حضرت عمرؓ کا۔ تو عمرؓ کا علم کا پلڑا بھاری ہو۔

(۷) ابو سعید خدریؓ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا:۔
"جس نے عمرؓ سے دشمنی کی اور کینہ رکھا اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے عمرؓ سے محبت کی گویا اس نے مجھے محبوب رکھا"

(۸) نیز فرمایا "میرے بعد ابوبکرؓ و عمرؓ کی پیروی کرنا"

آپ کی پیدائش کے متعلق اختلاف ہے امام نوویؒ کے مطابق حضرت عمرؓ بارہ تیرہ سال بعد عام فیل پیدا ہوئے گویا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۱۲-۱۳ برس چھوٹے تھے۔

آپ کا نام عمرؓ تھا۔ والد کا نام خطاب بن نفیل اور والدہ کا حنتمہ بنت ہاشم تھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ عدی بن کعب سے تھا اور عدی آٹھویں پشت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جد تھے۔ آپ کی والدہ خالد بن ولید کی چچا زاد بہن تھیں گویا خالد حضرت عمرؓ کے ماموں تھے۔

حضرت عمرؓ کا لقب فاروق تھا جس کی وجہ آپ خود یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ سے پوچھا کہ کیا ہم حق پر نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں؟ میں نے عرض کی تو پھر اخفا کیسا؟ چنانچہ مسلمان دو صفوں میں نکلے ایک صف میں حمزہؓ اور دوسری میں عمرؓ تھے کعبہ میں داخل ہو کر نماز ادا کی اس دن سے رسول اللہؐ نے آپ کا لقب "فاروق" رکھا کہ آپ نے حق و باطل میں فرق کر دکھایا۔

حضرت عمرؓ نے اپنا بچپن، لڑکپن اور عالم شباب زمانۂ جاہلیت میں گذارا چنانچہ دستور کے مطابق آپ میلوں اور لہو و لعب کی محفلوں میں نہ صرف شریک ہوتے بلکہ ان کی روح رواں سمجھے جاتے۔ شجاعت و بسالت میں وادی بطحی میں آپ کا کوئی مد مقابل نہ تھا۔ ذہانت و فطانت میں منفرد تھے شراب نوشی، عشق بازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ آپ کے یہ جوہر میلوں میں خوب چمکتے جس سے آپ عورتوں کا ناز اور مردوں کا فخر شمار ہوتے غرضیکہ اس زمانہ میں جواں مردی و بہادری اور عالم شباب کے نشہ میں چور یہ نوجوان ہر عرب کی نظر کا مرکز تھا۔ اگر اس وقت سلسلہ بادشاہت ہوتا تو عمرؓ یقیناً بادشاہ ہوتے۔ تاہم قوم کے اعلیٰ عہدے قضاء، سفارت وغیرہ آپ ہی کے پاس تھے۔ اس زمانہ میں آپ نے کثرت اولاد کے لئے نو شادیاں کیں جن سے ۹ لڑکے اور چار لڑکیاں ہوئیں

سرزمین عرب میں شرک و بت پرستی اور ضلالت و گمراہی کی تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ آفتاب رسالت کا طلوع ہوا اسلام کی ابتداء ہوئی۔ عمر اسلام کے بڑے مخالفوں میں سے ایک تھے لیکن تقدیر میں آپ کا اسلام لانا مقدر ہو چکا تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:۔

"اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ
بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
اِلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلٍ
اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ"

اے اللہ عمرو بن ہشام ابوجہل یا عمرؓ ان دونوں میں سے ایک کے ذریعہ سے اسلام کی اعانت فرما۔ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کو عمرؓ زیادہ پسند تھے۔ رسول اللہؐ کی ان شبانہ روز دعاؤں نے تقدیر الٰہی کے تاروں کو جنبش دی۔ اور عمرؓ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے نکلے لیکن اسلام کی حقانیت کی تلوار سے خود قتل ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے اسلام سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور انہوں نے ایک نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ یہ وہ پہلا نعرۂ توحید تھا جو مکہ کی گھاٹیوں میں گونجا۔ وللہ در القائل۔

مرکز شرک سے آوازۂ توحید اٹھا
دیکھنا دیکھنا مغرب سے ہے خورشید اٹھا
نور کے سامنے ظلمت بھلا کیا ٹھہرے گی
جان لو جلد ہی اب ظلم صنادید اٹھا

غرضیکہ آپ کے قبول اسلام سے مسلمانوں نے کعبہ میں نمازیں شروع کیں۔ اور آپ کے قبول اسلام کے پہلے دن حضرت عمرؓ اور حمزہ کے ساتھ رسول اللہؐ نے کعبہ میں پہلی آزادانہ باجماعت نماز ادا کی۔ اس کے بعد مسلمان آزادی سے کعبہ کا طواف کرنے لگے اور اعلانیہ اسلام کی دعوت دی جانے لگی۔ عبد اللہ ابن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ عمر کا اسلام ہماری فتح، ان کی ہجرت ہماری کامیابی اور ان کی امارت خدا کی رحمت تھی۔

قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر ۲۷ برس تھی اور نبوت کا چھٹا سال تھا۔ آپ اسلام لانے والوں میں چالیسویں نمبر پر ہیں۔ آپ سابقون الاولون میں سے تھے اور ان خوش قسمت صحابہؓ میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت پائی۔

حضرت عمر بڑے بہادر انسان تھے لیکن مسلمانوں کو ابھی تک لڑائی کی اجازت نہ ملی تھی۔ اس لئے جب کفار کا ظلم اور ایذا دہی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے رسول اللہؐ کی اجازت سے مدینہ ہجرت فرمائی۔ آپ کی یہ ہجرت اعلانیہ تھی۔ ابن عساکر نے حضرت علیؓ سے آپ کی ہجرت کے متعلق روایت کی ہے کہ

"میرے علم میں کسی نے اعلانیہ ہجرت نہیں کی سوائے عمرؓ کے۔ آپ صحن کعبہ میں تشریف لاتے جہاں کفار مکہ ٹولیاں بنا کر بیٹھے تھے آپ نے سات بار طواف کیا۔ دو رکعت نماز نفل ادا کی۔ پھر ہر حلقۂ قریش کے پاس گئے اور فرمایا "شَاهَتِ الْوُجُوْهُ" سردار ذلیل ہو گئے۔ پھر چیلنج کیا کہ جو آج اپنی ماں سے ہاتھ دھونا چاہتا ہے یا اپنی بیوی کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کرنا چاہتا ہے آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے لیکن کوئی بھی مقابلہ پر آمادہ نہ ہوا۔ حضرت عمرؓ مصعبؓ بن عمیر اور ابن ام مکتوم کے بعد تیسرے مہاجر ہیں۔

کچھ عرصہ بعد جب رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے اور مواخات قائم فرمائی تو حضرت عمرؓ کو بنو سالم بن عوف کے بھائی عتبان بن مالک کا اسلامی بھائی بنایا۔

مدنی زندگی کے اس دور میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر خاص ٹھہرے۔ عہدۂ قضا آپ کے سپرد ہوا اور علوم دینیہ کی تحصیل کی طرف آپ نے توجہ کی۔ دنیوی علوم بھی سیکھے۔ چنانچہ انہی دنوں آپ نے عبرانی زبان سیکھی۔ تبلیغ اور اشاعتِ اسلام میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اپنی جان کو اسلام کے لئے وقف کر دیا۔ جب مال کی ضرورت پڑی تو گھر کا نصف اثاثہ پیش کر دیا رسول اللہ کے زمانہ میں آپ جنگوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور دادِ شجاعت دیتے رہے۔ جنگِ بدر میں حضرت عمرؓ کے داماد فوت ہوئے تو چند روز بعد رسول اللہؐ نے آپ کی لڑکی حفصہؓ سے شادی کا پیغام بھجوایا۔ اور حضرت عمرؓ رسولِ خدا کے خسر ہونے کے لحاظ سے آپ کے اور قریب ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر دوسرے صحابہ کی طرح حضرت عمرؓ بھی مارے غم کے دیوانہ ہو گئے۔ بلکہ اعلان کیا کہ جو شخص کہے گا کہ محمد رسول اللہؐ فوت ہو چکے اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ کے خطبہ سے آپ کی تسلی ہوئی یہ عمرؓ ہی تھے جنہوں نے خلافت اولیٰ کے لئے حضرت ابوبکرؓ کا نام پیش کیا اور یوں آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم فرمایا۔ خلافت اولیٰ کے زمانہ میں حضرت عمرؓ نے خلیفۂ وقت کے دوش بدوش کام کیا۔ اسی لئے لشکر اسامہ کی روانگی کے وقت حضرت ابوبکرؓ نے قائد لشکر یعنی اسامہؓ سے بحیثیت امیر اجازت لی کہ "اگر عمرؓ کو میری مدد کے لئے چھوڑ دو تو بہتر ہے"۔ چنانچہ انہوں نے بخوشی اجازت دیدی دو سال تک حضرت ابوبکرؓ کی مدد کرنے کے بعد جب ان کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے آپ کو خلیفہ نامزد فرمایا اور کہا

"میں اللہ سے کہوں گا کہ تیرے
بندوں میں سے سب سے
بہتر شخص کو جانشین مقرر
کر آیا ہوں"۔

زمام خلافت سنبھالتے ہی حضرت عمرؓ کو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ خصوصاً شام و عراق کے محاذ جنگ جہاں اسلامی فوجیں برسر پیکار تھیں کا فکر انہیں دامنگیر تھا لیکن خدا کے فضل اور حضرت عمرؓ کی خداداد فراست سے سب گتھیاں سلجھ گئیں۔ آپ نے پہلے خطبہ میں فرمایا!

"لوگو! اگر مجھے خلیفۃ الرسولؐ
کی حکم عدولی کا ڈر نہ ہوتا
تو یہ ذمہ داری ہرگز قبول
نہ کرتا۔ پھر آسمان کی طرف
منہ کر کے یوں گویا ہوئے
یا اللہ میں سخت ہوں مجھے
نرم کر دے۔ یا اللہ میں
کمزور ہوں مجھے قوت دے
یا اللہ میں بخیل ہوں مجھے
سخی بنا"۔

خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کی طبیعت میں غلظت و شدت کی بجائے رأفت رحمت اور لینت و شفقت پیدا فرما دی۔

حضرت عمرؓ کا زمانہ رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق فتوحات کا زمانہ تھا۔ حضرت عمرؓ نہایت زیرک بلا کے ذہین اور صاحب فراست تھے۔ اس چیز کا اندازہ ان کی ہدایات سے جو قائدین حرب کو دیتے تھے خوب ہوتا ہے کہ ان کو حملے کا دن، وقت، جگہ، سفر کی راہیں، جائے قیام، کوچ کا وقت غرضیکہ سب کچھ تحریر فرماتے جو آپ کی بالغ النظری کی دلیل ہے۔

آپ کے زمانہ میں مثنیٰ بن حارثہ نے عراق فتح کیا۔ حضرت خالد بن ولید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح نے شام کی فتوحات سر کیں۔ عمرو بن العاص کے ہاتھوں مصر فتح ہوا۔

فتوحات کے بعد انتظام سلطنت ایک اہم اور کٹھن کام تھا۔ حضرت عمرؓ نے اسے بھی نہایت خوبی سے انجام دیا آپ نے سلطنت کے مختلف علاقوں کے دورے فرماتے اور لوگوں کی ضروریات اور تکالیف کا مشاہدہ کیا۔ آپ کا نظم و نسق نہایت عمدہ تھا۔ محکمہ عدالت اور محکمہ فوج آپ نے جاری فرمایا اسی طرح نظام مالیات، محکمہ جیل پولیس، ڈاک، ٹکسال اور محکمہ دیوانی کے نام سے مستقل محکمے قائم کئے۔ رفاہِ عامہ کے لئے ڈاک کی چوکیاں، مسافر خانے اور نہریں بنوائیں۔ اس کے علاوہ آپ کے کئی کارنامے ہیں

۱۔ حضرت عمرؓ نے عربی تاریخ و سنین کا نقطۂ آغاز رسول اللہؐ کی ہجرت کو قرار دیا اور اسلامی سن تقویم ہجرت سے شروع ہوا۔

۲۔ حضرت عمرؓ نے ہی مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔

۳۔ نظام خلافت کو مضبوط تر کرنے کے لئے آپ نے ایک مشاورتی کمیٹی بنائی

۴۔ آپ نے سرزمین عرب سے نصاریٰ اور یہود کو نکال باہر کیا۔

۵۔ اور ایک وسیع اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔

"شاید اسی لئے کسی یورپین مصنف نے لکھا کہ اگر اسلام میں ایک اور عمرؓ پیدا ہو جاتا تو اسلام ساری دنیا پر غالب آجاتا اور آج دنیا کا نقشہ کچھ اور ہوتا"۔ آپ بے شمار صفات کے مالک تھے۔

آپ کو خدا، رسول اور قرآن سے بے حد محبت تھی۔ انصاف و دلداری میں آپ ضرب المثل تھے تواضع و خشیت اس قدر فرمایا کرتے "کاش میں مینڈھا ہوتا گھر والے مجھے ذبح کرتے بھون کر کھا لیتے اور میں فضلہ ہو کر نکلتا مگر بشر نہ ہوتا"۔ تکبر نام کو نہ تھا۔ امیر معاویہؓ آپ کے زہد کے متعلق فرمایا کرتے "عمر کو دنیا نے چاہا لیکن آپ نے دنیا کو نہ چاہا"۔ اکثر مال کو دیکھ کر فرماتے "اے خدا یہ سب کچھ تو نے اپنے رسولؐ اور خلیفہ اولؓ کو نہیں دیا۔ میں پناہ مانگتا ہوں کہ میری آزمائش اس سے ہو۔ موت کو ہر وقت یاد رکھتے۔ تلوار پر کندہ کروایا "کفیٰ بالموتِ واعظاً یا عمرؓ" کہ اے عمر نصیحت کے لئے موت کافی ہے۔ فرماتے اگر خوفِ خدا نہ ہوتا تو روزانہ ایک بکری تنور میں بھون کر کھاتا"۔

آپ ملہم من اللہ تھے لیکن اس کے باوجود خاکساری و انکساری بہت تھی کئی بار کلام اللہ سے آپ کے اقوال موافق ہوتے۔ اور رسول اللہ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں آپ نے کشوف دیکھے اور کرامات دکھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عمرؓ کو الہام ہوتا تھا
انہوں نے اپنے تئیں کچھ
چیز نہ سمجھا اور امامت حقہ
جو آسمان کے خدا نے زمین
پر قائم کی تھی اس کا شریک
بننا نہ چاہا"۔

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۰۴)

پھر فرمایا:

"حضرت عمرؓ کا درجہ جانتے
ہو صحابہ میں کس قدر تھا۔
یہاں تک کہ بعض اوقات ان
کی رائے کے موافق قرآن
شریف نازل ہو جایا کرتا تھا"۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۹)

حضرت راوی ہیں کہ رسول اللہ احد پہاڑ پر چڑھے وہ ہلا تو آپ نے فرمایا۔ اے احد! رک جا کہ تجھ پر خدا کا نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں"۔ آپ خود بھی شہادت کی دعا فرماتے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ ۲۴ ذوالحجہ بدھ کے روز نماز فجر میں ایک ایرانی غلام ابولؤلؤ کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ وفات کے وقت لوگوں نے دل بہلانے کی کوشش کی تو فرمایا:

"میری تو خواہش ہے کہ
جیسا یہاں آیا تھا ویسا ہی
چلا جاؤں۔ نہ کچھ دینا ہو نہ
لینا ہو۔ پھر تنکا اٹھایا اور
فرمایا کاش میں تنکا ہوتا۔ کاش
میں نسیاً منسیاً ہوتا کاش
میں پیدا ہی نہ ہوتا"۔

آہ! وہ جنتیوں کا سردار، حق و صداقت کا پرستار، وہ شجاع اور پہلوان، صاف دل اور صاف زبان وہ زاہد اور بے نفس انسان اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ آہ وہ جس کی عظمت و جلال سے قیصر و کسریٰ بھی مرعوب تھے سپرد خاک ہو گیا اور بزبان حال یہ اعلان کر گیا کہ ؎

دستِ عزرائیل میں مخفی ہے کلید رازِ حیات
موت کے پیالوں میں بٹتی ہے شرابِ زندگی

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین

قائدین مجالس کی اہم ذمہ داری

قائدین مجالس کی یہ اہم ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پندرہ تاریخ تک ضرور مرکز میں پہنچا دیا کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیزم محمد سلیم صاحب لندن میں بوجہ سینہ میں تکلیف کے باعث بیمار ہے۔ اور علاج ہو رہا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس پردیسی لڑکے کو جلد اور کامل صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

محمد سعید دفتر بہشتی مقبرہ
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳)

۱۲۶- مکرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب کراچی ۲۵/-
۱۲۷- محترمہ انیسہ بھٹی صاحبہ ″ ۲۰/-
۱۲۸- مکرم داؤد احمد صاحب ″ ۱۵/-
۱۲۹- محترمہ بیگم صاحبہ سید انتظار حسین صاحب ″ ۲۰/-
۱۳۰- ″ بیگم صاحبہ ملک نذیر احمد صاحب ″ ۸۰/-
۱۳۱- ″ امۃ الرشید صاحبہ
بیگم مرزا خلیل احمد صاحب ″ ۳۰/-
۱۳۲- مکرم منیر احمد خان صاحب ″ ۲۰/-
۱۳۳- محترمہ امۃ الباری نسیم صاحبہ ″ ۵۰/-
۱۳۴- ″ صادقہ وسیم صاحبہ ″ ۱۰/-
۱۳۵- ″ مبارکہ بیگم صاحبہ
اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب ″ ۳۰۰/-
۱۳۶- مکرم ڈاکٹر احسان الحق صاحب ″ ۲۰/-
۱۳۷- ″ چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب ″ ۱۰/-
۱۳۸- ″ شیخ شریف احمد صاحب ″ ۵۰/-
۱۳۹- محترمہ نبیلہ سیفی صاحبہ ″ ۱۰/-
۱۴۰- مکرم رانا عطاء اللہ خان ″ ۱۵/-
۱۴۱- محترمہ بیگم صاحبہ
لفٹنٹ رفیق احمد شاہ صاحب ″ ۲۰/-
۱۴۲- مکرم سید منیر وقار صاحب ″ ۴۰/-
۱۴۳- ″ سرجن کمانڈر تسنیم احمد صاحب ″ ۱۰/-
۱۴۴- محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری اقبال
کانپوری صاحب ″ ۱۰/-
۱۴۵- مکرم سردار احمد صاحب ۲۵/-
۱۴۶- محترمہ والدہ صاحبہ اکرام الٰہی صاحب ″ ۶۰/-
۱۴۷- ″ سیدہ طاہرہ نواز صاحبہ ″ ۴۰/-
۱۴۸- مکرم نذیر احمد صاحب ساجد ″ ۱۵/-
۱۴۹- ″ مخدوم الطاف احمد صاحب
میانی ضلع سرگودھا ۲۰/-
۱۵۰- ″ محمود احمد صاحب کھوکھر مسقط ۴۰/-
۱۵۱- ″ عبد اللطیف صاحب تنویری ″ ۵۰/-
۱۵۲- ″ حضرت مولوی محمد الدین صاحب
صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۲۰/-
۱۵۳- ″ قریشی عبد السمیع صاحب
پرانی انارکلی لاہور ۱۰/-
۱۵۴- ″ عابد علی صاحب نمبر ۲ انارکلی لاہور ۴۲/-
۱۵۵- محترمہ بنت چوہدری عبد الحق صاحب
مصری شاہ لاہور ۱۰/-
۱۵۶- مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید
مغلپورہ ۵ لاہور ۱۰/-
۱۵۷- اہلیہ صاحبہ محبوب احمد صاحب جاوید
مغلپورہ لاہور ۲۰/-
۱۵۸- محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ
بنت میر محمد اسحٰق صاحب
مغلپورہ لاہور ۵۰/-
۱۵۹- مکرم محمد حسین صاحب
مصری شاہ لاہور ۱۰/-

۱۶۰- مکرم حکیم عبد الرحیم صاحب
مصری شاہ لاہور ۲۵/-
۱۶۱- ″ حاجی محمد الدین صاحب مرحوم
مصری شاہ لاہور ۱۵/-
۱۶۲- ″ طاہر محمود احمد صاحب نیروبی
مزنگ لاہور ۱۰/-
۱۶۳- ″ عطاء الرحمٰن صاحب چغتائی
ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
۱۶۴- ″ ملک محمد ظہیر صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
۱۶۵- محترمہ اہلیہ صاحبہ عطاء الرحمٰن غنی صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
۱۶۶- مکرم میاں محمد سعید صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰۰/-
۱۶۷- محترمہ شفقت بیگم صاحبہ منجانب
مکرم شیخ عبد الحمید صاحب مرحوم
سلطان پورہ لاہور ۱۰/-
۱۶۸- مکرم اخوند فیاض احمد صاحب
محمد نگر لاہور ۳۰/-
۱۶۹- ″ مرزا نوید احمد صاحب
محمد نگر لاہور ۲۵/-
۱۷۰- ″ سید تبسم حسین صاحب
سمن آباد لاہور ۵/-
۱۷۱- محترمہ رشیدہ مشتاق صاحبہ
سمن آباد لاہور ۱۰/-
۱۷۲- مکرم چوہدری محمد رشید صاحب
آف حیدر آباد
سمن آباد لاہور ۲۰/-
۱۷۳- ″ سید اعجاز احمد صاحب ہاشمی
سنت نگر لاہور ۱۰/-
۱۷۴- محترمہ بلقیس عثمان صاحبہ
لاہور چھاؤنی ۱۰/-
۱۷۵- مکرم محمود احمد صاحب MES
لاہور چھاؤنی ۱۰/-
۱۷۶- محترمہ ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ
لاہور چھاؤنی ۲۰/-
۱۷۷- مکرم ملک محمد انور صاحب
لاہور چھاؤنی ۱۵/-
۱۷۸- مکرم حافظ مطیع اللہ صاحب
لاہور چھاؤنی ۲۵/-
۱۷۹- ″ مکرم میجر عبد المنان صاحب مع بیگم صاحبہ
لاہور چھاؤنی ۲۰/-
۱۸۰- ″ چوہدری ضیاء الحق صاحب
لاہور چھاؤنی ۲۰/-
۱۸۱- ″ مرزا نعیم احمد صاحب
اسلامیہ پارک لاہور ۱۰/-

(باقی)

خدام الاحمدیہ کی بائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے خدام الاحمدیہ کی بائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس کا انعقاد انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۸ شہادت (اپریل) تا یکم ہجرت (مئی) ایوانِ محمود ربوہ میں ہو رہا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشادِ گرامی ہے کہ اس تربیتی کلاس میں تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ تمام مجالس سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے تربیتی کلاس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوا کر اس نادر تربیتی موقع سے پورا استفادہ کریں۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

ناظمین و زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انصار کا ذکر فرمایا ہے اور پھر ان کی قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کو بہت پسند تھیں۔ چنانچہ جب ہم انصار کی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قربانیاں کی ہیں کہ اگر آپ لوگ جو انصار اللہ ہیں ان کے نقشِ قدم پر چلیں تو یقیناً اسلام اور احمدیت دُور دُور تک پھیل جائے۔" (راہِ ھدیٰ صفحہ ۱۳۴)

مجلس انصار اللہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی مالی قربانی بیش از بیش کریں وباللہ التوفیق۔ خاکسار

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین و ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے جن قائدین نے ابھی تک اطفال کی فہرست تجنید و تشخیص بجٹ اور فہرست وعدہ جات وقفِ جدید (اطفال) نہیں بھجوائی بلا تاخیر بھجوا دیں۔ ہر شہری مجلس ۷۵% اطفال اور دیہاتی مجلس ۵۰% اطفال کو تشحیذ کا خریدار بنائے۔ تشحیذ کا سالانہ چندہ آٹھ روپے ہے۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی یاد دہانی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ مرحوم موصی اصحاب کی میت مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کرنے کے لئے لکڑی کا تابوت درج ذیل سائز کا بنوایا کریں:۔

لمبائی ۶ ۱/۴ فٹ
چوڑائی ۱ ۳/۴ فٹ
اونچائی معہ ڈھکنا ۱ ۱/۲ فٹ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تلاش گمشدہ

میری ایگل سائیکل نمبر 53457D سیکنڈ ہینڈ۔ ڈبل فریم مع کیریر رنگ کالا ۲۲" دفتر تحریک جدید سے مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء کو کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں۔ براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر مشکور فرمائیں۔ اس خوشی میں انہیں پچاس روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ (مقبول کریانہ سٹور بشارت مارکیٹ گولبازار ربوہ)

دعائے مغفرت

میری دادی صاحبہ رحمت بی بی اہلیہ چوہدری محمد رفیق (مرحوم) آف چک ۳۵ ج ب ضلع لائل پور عرصہ دراز تک بیمار رہنے کے بعد ۷ مارچ بروز جمعہ رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کو ۸ مارچ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ ان کی یادگار ایک بیٹا (چوہدری محمد شفیق) اور بیٹی ہیں۔ مجھے انہوں نے قرآن پاک پڑھایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور سب گھر والوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔ (شاہدہ شفیق ہوسٹل جامعہ نصرت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان بی۔ایس سی تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۱۸ طلباء میں سے ۱۳ کامیاب۔ شرح ۲۲ء۷۲ فیصد رہی

ایک طالب علم نے یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن حاصل کی

امسال پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ایس سی کے امتحان میں گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی طرف سے ۱۸ طلباء شریک ہوئے تھے۔ ان میں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۳ طلباء کامیاب قرار پائے۔ باقی پانچ طلباء کو دوبارہ امتحان دینے کی اجازت ملی ان میں سے پانچ طلباء نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور ایک طالب علم عزیز محمد یار نے ۷۰۰ میں سے ۵۸۵ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں بحمد اللہ تعالیٰ تیسری پوزیشن حاصل کی کالج کے کامیاب ہونے والے طلباء کی شرح ۲۲ء۷۲ فیصد رہی جبکہ یونیورسٹی کی شرح فیصد صرف ۲۹ء۰۸ رہی ہے۔

کامیاب ہونے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں (یاد رہے کل نمبر ۷۰۰ تھے)

رول نمبر	نام طالب علم		نمبر حاصل کردہ
۴۸۲۲	تحسین الرحمٰن		۴۹۶
۴۸۲۶	ظفر محمود		۵۳۰
۴۸۲۸	محمد یار	یونیورسٹی میں تیسری پوزیشن	۵۸۵
۴۸۲۹	محمد دین		۳۹۴
۴۸۳۰	محمد علی		۳۶۷
۴۸۳۱	فضل احمد		۴۲۰
۴۸۳۲	محمد اسلم		۴۸۹
۴۸۳۵	عبد الحی طاہر		۴۷۱
۴۸۳۶	سید عبد المومن		۳۴۷
۴۸۴۰	سید محمد احمد		R.L.
۴۸۴۳	منیر الدین سیال		۳۴۳
۴۸۴۴	محمد سرا		۳۹۴
۴۸۴۶	چوہدری رفیع الرحمٰن		۳۵۴

پرنسپل
تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

ایک غلط اور بے بنیاد خبر کی تردید

اخبارات میں جماعت احمدیہ کے خلاف آئے دن غلط اور بے بنیاد باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں گویا کہ اخبارات کا یہ بھی ایک جمہوری حق ہے کہ وہ جھوٹی اور بے بنیاد باتیں شائع کریں اور کرتے ہی چلے جائیں اور ایسی خبروں کی اشاعت پر کوئی قدغن نہ لگائی جائے۔

اسی ضمن میں روزنامہ "مشرق" لاہور کی ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں کسی شخص (جس کا نام خالد ظاہر کیا گیا ہے اور جسے مغربی جرمنی میں مقیم بتایا گیا ہے) کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں اور بہت سی جھوٹی باتوں کے علاوہ یہ سراسر جھوٹا اتہام بھی لگایا گیا ہے کہ نعوذ باللہ "احمدیوں کے امام نے جرمن حکومت سے ایک اپیل میں درخواست کی ہے کہ اس فرقہ کے پاکستانیوں پر ترس کھا کر اپنے ملک میں کام کرنے کی اجازت دے"۔

ہم اس جھوٹے اتہام کی پُرزور تردید کرتے ہیں اور پوری ذمہ داری سے یہ اعلان کرتے ہیں کہ احمدیوں کے کسی امام نے جرمن حکومت یا کسی اور ملک کی حکومت سے ایسی کوئی اپیل نہیں کی اور نہ احمدیوں کا کوئی امام کسی حکومت سے ایسی درخواست کر سکتا ہے۔ یہ سراسر افترا ہے جو محض شرانگیزی کی نیت سے گھڑا اور شائع کیا گیا ہے۔

ہماری راحت، ہمارا سکون اور ہماری جنت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"انتہائی محنت نام ہے پوری اور وسیع قوت کو ہر لحاظ سے خرچ کر دینے کا۔ اسلام ہم سے اسی قسم کی محنت کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ محنت کے بغیر نہ دُنیا میں کوئی ترقی ہوتی ہے اور نہ دین میں محنت کے بغیر کوئی ترقی ہوتی ہے۔۔

پس یہ ہے ایک مسلمان کی ذہنیت۔ یہ ہے ایک مسلمان کی شان۔ اور یہ ہے ایک احمدی کا طرۂ امتیاز۔ اس لئے تم محنت کرو کیونکہ اسی میں ہماری راحت، اسی میں ہمارا سکون اور یہی ہماری جنت ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ہجرت ۱۳۵۱ ہش / ۱۹ مئی ۱۹۷۲ء)

لازمی چندہ جات کی وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مرحومین کی غائبانہ نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ امان ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۱۲ مارچ ۱۹۷۵ء) بعد نماز ظہر درج ذیل مرحومین کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا کرے۔ آمین

(۱) شیخ عبد الحمید صاحب۔ منڈی مرید کے ضلع شیخوپورہ (۲) محمد ناصر احمد ابن حکیم محمد صدیق صاحب۔ واہ چھاؤنی (۳) قاضی نذیر احمد صاحب۔ لدھے والا وڑائچ ضلع گوجرانوالہ (۴) عزت علی صاحب۔ برما (۵) محمد ہاشم صاحب ولد عزت علی صاحب۔ برما (۶) مسماۃ خاتون صاحبہ والدہ نور احمد صاحب مرتضیٰ۔ کماس ضلع لاہور (۷) عبد المنان صاحب۔ لندن داماد مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم (۸) مہرو بیگم صاحبہ والدہ رشید احمد صاحب ڈار۔ راولپنڈی۔ (۹) محمد یحییٰ صاحب۔ بانڈی پور کشمیر (۱۰) صلاح الدین پاشا۔ لاہور (۱۱) مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب۔ بہاولپور۔

ساتواں آل ربوہ مقابلہ سیر

مجلس صحت ربوہ کے زیر انتظام ۲۱ مارچ بروز جمعہ صبح ۶ تا ۸ بجے مقابلہ سیر ہوگا سیر کے مضامین ۲۰ مارچ تک مجلس صحت کے نمائندگان کو پہنچا دیں یا مجلس کے دفتر میں دے دیں۔

مقابلہ میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام اور اطفال کو انعام دیا جائیگا تمام انصار، خدام اور اطفال کو اس مقابلہ میں شامل ہونا چاہیئے۔

(بشیر احمد خان کنوینر مجلس صحت۔ ربوہ)

لاہور اور ربوہ کے دوست متوجہ ہوں

ہر قسم کی عمارتوں کے رنگ روغن کا عمدہ کام کروانے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

خط و کتابت:۔ عبد الحق معرفت نور الحق انور۔ دار العلوم غربی ربوہ۔ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴